السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

درج ذیل آیت کریمہ:

مَن عَمِلَ صـٰلِحًا مِن ذَكَرٍ أَو أُنثىٰ وَهُوَ مُؤمِنٌ فَلَنُحيِيَنَّهُ حَيوٰةً طَيِّبَةً ۖ وَلَنَجزِيَنَّهُم أَجرَهُم بِأَحسَنِ ما كانوا يَعمَلونَ ﴿٩٧﴾... سورة النحل

''جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت، لیکن باایمان ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے۔ اوران کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دیں گے۔''

اوررسول اللہ ﷺ کے حسب ذیل گرامی میں کس طرح تطبیق ہوگی؟

أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلاءً؟ فَقَالَ: "الأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الأَمْثَلُ، فَالأَمْثَلُ،» مسند احمد حدیث: 1494»

''نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ) لوگوں میں سب سے سخت آزمائش کس کی ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا حضرت انبیاء کرام علیہم السلام کی اور پھر ان کی جو حضرات انبیاء کرام کے زیادہ قریب ہوں۔)''

نیز آپ نے فرمان ہے:

فَيُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَيُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ» مسند احمد حدیث: 1494»

ہر شخص کی اس کے دین مطابق آزمائش ہوتی ہے'' یعنی ایک طرح حیات کی بات کی گئی ہے اوردوسری طرف مومن کوزندگی میں ابتلاء وآزمائش سے گزرنا پڑتا ہے توان دونوں باتوں میں تطبیق کس طرح ہوگی؟''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جیساکہ بعض لوگ سمجھتے ہیں حیات طیبہ کے یہ معنی نہیں کہ زندگی فقر مرض اور پریشان وغیرہ سے محفوظ ہو بلکہ حیات طیبہ کے معنی یہ ہیں کہ انسان انبساط اور انشراح قلب وصدر کے ساتھ زندگی بسر کرے اور اللہ تعالیٰ کے قضاء وقدر کے فیصلوں سے وہ راضی ہو۔ اگر دنیا میں اسے راحت یسر آئے تو اپنے رب کا شکرادا کرنا اس کےلیے بہتر ہوگا اور اگر دنیا کی زندگی میں کوئی آزمائش آئے تو صبر کرے اور یہ صبر کرنا بھی اس کےلیے بہتر ہوگا۔ یہ ہے حیات طیبہ یعنی راحت قلب سے تعبیر ہے۔ جہاں کثرت اموال اور صحت ابدان کا تعلق ہے تو یہ چیزیں توبسہ اوقات انسان کےلیے شقاوت اور مشکلات کا سبب بن حاتی ہیں تو اس صورت میں سائل نے جس آیت کریمہ اور دو حدیثوں کا حوالہ دیا ہے ان میں کوئی تضاج نہیں ہے کہ بسا اوقات انسان کو ابتلاء وآزمائش کی سخت سے سخت منزلوں سے بھی گزرنا پڑتا ہے لیکن اس کا دل مطمئن ہوتا ہے وہ شرح صدر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے قضاء وقدر کے فیصلوں پر راضی ہوتا ہے کہ آزمائش اور امتحانات اس پر قطعا اثرانداز نہیں ہوتے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص74

محدث فتویٰ